



مشی پریم چند

(1880 – 1936)

پریم چند کی پیدائش بنا رکے ایک گاؤں لمبی میں ہوئی۔ ان کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسے میں ہوئی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد 1899ء میں بنا رکے قریب پختار گڑھ کے ایک مشن اسکول میں استینٹ ماسٹر کی حیثیت سے ملازم ہو گئے۔ 1905ء میں کان پور کے ضلع اسکول میں استاد کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا۔

پریم چند کو لکھنے کا شوق بچپن سے تھا۔ انہوں نے زندگی کے دکھ درد کو قریب سے دیکھا اور محسوس کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کے مسائل ان کی تحریروں کا موضوع بن گئے۔ ان کی زبان، بہت سادہ اور سلیمانی تھی۔ ان کے بیشتر ناول اور افسانے دیہاتی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

پریم چند نے تقریباً ایک درجن ناول اور تین سو سے زیادہ افسانے لکھے۔ ان کا شمار اردو کے اہم ترین ناول اور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔

”زرما، بیوہ، میدانِ عمل، بازارِ حسن، اور گئوان، ان کے مشہور ناول ہیں۔

قول کا پاس

اکبر بادشاہ مغلوں کا بہت مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔ اس نے لڑائیاں لڑ کر ہندوستان کا بہت ساحصہ فتح کر لیا تھا۔ ایک راجپوتانہ رہ گیا تھا، اکبر نے چاہا کہ اسے بھی فتح کر لے اور وہاں بھی سلطنت کرے۔ یہ ارادہ کر کے راجپوتانہ پر فوج کشی کی۔ راجپوت اپنا ملک بچانے کے لیے لڑے تو بڑی بہادری سے، مگر آخر کار ان کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ راجپتوں کا سردار رانا پرتاپ سنگھ اپنے بال بچوں کو لے کر کسی جنگل میں جا چھپا۔

راجپتوں کے ایک سردار کا نام رگھوپت تھا۔ یہ بڑا بہادر اور جرمی تھا۔ اس نے کچھ لوگ اپنی فوج میں داخل کر لیے تھے اور ان کو ساتھ لے کر لڑا کرتا تھا۔ اس نے بہادری میں ایسا نام پیدا کر لیا تھا کہ بڑے بڑے مغل اس کا نام سن کر گہرا جاتے تھے۔ اکبر کے سپاہیوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اس کو کپڑا لیں مگر وہ ایک جگہ کب رہتا تھا جو اسے کپڑا سکتے۔



رگھوپت سنگھ کی ایک بیوی تھی اور ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ جب وہ اپنے دشمنوں سے لڑنے کو گھر سے نکلا تھا، اس کا بیٹا بہت بیمار تھا۔ لیکن اس نے نہ تو اپنے بیمار بچے کا خیال کیا، نہ بیوی کا۔ مغلوں سے لڑنے کو گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ ہاں کبھی کبھی چوری چھپے سے کسی کو گھر بھیج دیتا تھا اور بیوی بچے کی خبر منگوالیا کرتا تھا۔

رگھوپت سنگھ کو پکڑنے کا اکبر بادشاہ نے بہت سی فوج بھی گردہ کسی کے ہاتھ نہ آیا۔ پھر بادشاہ نے اس کے گھر پر پھرہ بٹھا دیا۔ اکبر کا خیال تھا کہ کسی دن رگھوپت سنگھ اپنے بال بچے سے ملنے کو ضرور گھر آئے گا۔ بس اسی دن سپاہی اس کو پکڑ لیں گے۔ ادھر کسی نے رگھوپت سنگھ کو خبر کر دی کہ تیرا میٹا گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہے، چل کر اُسے دیکھ لے۔

یہ سن کر رگھوپت سنگھ بہت گھبرا یا۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ جنگل میں سفر کرنے کا وقت تو نہیں تھا مگر رگھوپت نے سوچا کہ ”اگر میں نے ذرا بھی دیر کی تو شاید میں لڑ کے کی صورت بھی نہ دیکھ سکوں۔ اسی وقت چنانچا ہے۔“ رگھوپت سنگھ اسی وقت چلنے کو تیار ہو گیا۔ جب رگھوپت سنگھ گھر پہنچا تو دروازے پر اکبر بادشاہ کے سپاہیوں میں سے ایک پھرہ دار نے کہا ”بادشاہ کا حکم ہے کہ تم جہاں ملو، پکڑ لیے جاؤ“ رگھوپت سنگھ نے کہا ”میرا لڑکا مر رہا ہے، اسے دیکھنے آیا ہوں، ذرا دیر کے لیے مجھے اندر چلا جانے دو، ابھی دیکھ کر لوٹ آتا ہوں۔ اس وقت جو بھی چاہے کر لینا۔ میں راجبوت ہوں، جھوٹ ہرگز نہ بولوں گا۔“



اس پہرہ والے سپاہی نے کہا ”دیکھ آؤ۔“ جب رُگھوپت سنگھ گھر میں گیا تو دیکھا کہ لڑکا بے چین ہو رہا ہے اور بیوی فکر کے مارے بے حال ہو رہی ہے۔ میاں کو دیکھ کر بیوی کی ڈھارس بندھی۔ رُگھوپت سنگھ نے بچے کو پیار کیا اور دوا کی تدبیریں بتائیں۔ پھر اپنی بیوی سے کہا۔ ” دروازے پر سپاہی کھڑا ہے، میں کہہ آیا ہوں کہ میں قید ہونے کو بھی واپس آتا ہوں۔“ بیوی نے کہا۔ ”ایسا نہ کرو، دوسرے دروازے سے نکل جاؤ۔“ رُگھوپت نے کہا ” یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میں قول دے چکا ہوں، اس کے خلاف نہیں کر سکتا۔“ یہ کہہ کر وہ دروازے پر آیا اور سپاہی سے کہنے لگا ”لو میں آ گیا اب مجھے پکڑ کر جہاں چاہو لے چلو۔“ سپاہی نے کہا ” تمہیں پکڑنے کو میرا جی نہیں چاہتا، تم بھاگ جاؤ۔“ رُگھوپت نے کہا ” بہت بہتر، تم نے اس وقت میری مدد کی ہے، جب تم پر برا وقت آئے گا تو میں بھی تمھاری مدد کروں گا۔ یہ کہہ کر رُگھوپت آگے بڑھا اور غائب ہو گیا۔

اس بات کو تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مغلوں کا ایک افسر کچھ آدمیوں کو ساتھ لے کر آپنچا۔ پھرے والے سے کہا ” ہم نے سنا ہے رُگھوپت ادھر آیا ہے، پھرے والے نے تجھ کہہ دیا کہ ” رُگھوپت سنگھ اپنے بیمار بیٹھے کو دیکھنے آیا تھا اور میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔“ یہ سن کر افسر نے پہرہ دار کو قید کر لیا۔ رُگھوپت سنگھ کو بھی سپاہی کے قید ہونے کی خبر مل گئی۔ وہ اسی وقت واپس آیا اور آکر مغل افسر کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ” میں رُگھوپت ہوں، میں واپس آ گیا ہوں، مجھے پکڑ لو اور اس بے گناہ قیدی کو چھوڑ دو۔“ افسر نے رُگھوپت کو پکڑ لیا اور قید خانے میں ڈال دیا لیکن سپاہی کو نہ چھوڑا، افسر نے دونوں کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

دوسرے دن سپاہی رُگھوپت اور پہرہ دار کو میدان میں لائے کہ ان کو قتل کیا جائے۔ دونوں کے ہاتھ پیار بندھے ہوئے تھے۔ مغل افسر نے جلاداد سے کہا کہ دونوں کی گرد نیں اڑا دو۔ جلاداد نے توار اٹھائی ہی تھی کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز آئی۔ لوگوں نے دیکھا تو اکبر بادشاہ اپنے افسروں کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ سب نے بھلک کر سلام کیا۔ اکبر گھوڑے پر سے اُتر پڑا اور کہنے لگا ” رُگھوپت کی گرفتاری کا پورا حال مجھ کو معلوم ہو چکا ہے۔“ پھر پہرہ دار سے کہا ” ہر بھلے آدمی کا دل دوسروں کا دکھ دیکھ کر پچھل جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس راجپوت کی تکلیف دیکھ کر تمھارا دل بھرا آیا تھا۔ اس لیے تم نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے بھی تو میں نے معاف کیا۔ مجھے ایسے ہی سپاہی چاہیے۔ جو اپنے بادشاہ سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے۔“ یہ سنتے ہی پہرہ دار خوشی سے چھولانہ سمایا۔

پھر اکبر نے رُگھوپت کی طرف دیکھ کر کہا۔ ” مجھے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ بہادر راجپوت بات کے اتنے دھنی ہوتے ہیں۔“ تمھاری بہادری اور ایفاۓ وعدہ سے میں بہت خوش ہوا، میں نے تم کو بھی چھوڑا۔“ رُگھوپت سنگھ گھٹنوں کے بل زمین پر بھلک گیا اور کہا ” آپ جس رُگھوپت کو اتنی مشکل سے بھی جیت ن سکے، آج اپنی دریا دلی دکھا کر آپ نے اسے جیت لیا۔ آپ بہادروں کی

وَقَعْتُ كَرَانًا جَانِتَهُ ہِيْ۔ اب میں کبھی آپ کا دُشْنٌ ہو کر تلوار نہ اٹھاؤں گا۔“
جو آدمی اپنے وعدے کے پکے ہوتے ہیں اور سچائی پر جسے رہتے ہیں اور دوسرا کے دکھ میں مدد کرتے ہیں خدا ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے۔

(مشی پریم چند)

مشق

• معنی یاد کیجیے:

فُخٌ	:	جيٽ
فُوجَّشٌ	:	حملہ، چڑھائی
جُرْجِي	:	جنگجو، بہادر
قُولٌ	:	وعدہ
فَرَخْ دَلِي	:	دریا دلی
وَقْعَتٌ	:	وقعت

• غور کیجیے:

انسان کو اپنے وعدے کا پکا ہونا چاہیے۔ جو لوگ وعدے کے سچے ہوتے ہیں انھیں زندگی میں عزّت اور کامیابی ضرور ملتی ہے۔ ☆

● سوچے اور بتائیئے:

1. اکبر کس خاندان کا بادشاہ تھا؟
2. راجپتوں کے اس سردار کا نام کیا تھا، وہ جنگل میں کیوں چھپ گیا تھا؟
3. رگھوپت نے پہرے دار کی مدد کس طرح کی؟
4. اکبر، رگھوپت کی کس بات سے متاثر ہو گیا؟
5. اکبر نے رگھوپت کا دل کس طرح جیت لیا؟

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

قصور	پہرے دار	تدبیر	فوج	سلطنت
------	----------	-------	-----	-------

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریے:

- | | | | | | |
|--------|-------|------|------|--------|-------|
| رگھوپت | سپاہی | اکبر | وعدے | دروازے | سلطنت |
|--------|-------|------|------|--------|-------|
1.بادشاہ مغلوں کا بہت مشہور بادشاہ گزرتا ہے۔
 2. راجپتوں کے ایک سردار کا نامتھا۔
 3. یوں نے کہا ”ایسا نہ کرو، دوسرےسے نکل جاؤ۔“
 4. دوسرے دنرگھوپت اور پہرے دار کو میدان میں لائے۔
 5. جو آدمی اپنےکے پکے ہوتے ہیں خدا ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے۔

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنائیے:

سفر	ملک	مدد	تدابیر	افواج
-----	-----	-----	--------	-------

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے مذکور سے موئنث اور موئنث سے مذکور بنائیے:

بیٹی	عورت	اڑکا	گھوڑا	بادشاہ
------	------	------	-------	--------

● نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پھولانہ سانا	دل بھر آنا	قول دینا	ڈھارس بندھنا	پاؤں اکھڑنا
--------------	------------	----------	--------------	-------------

● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے مقابلہ لکھیے:

محبت	دشمن	قدید	باہادر	دکھ	سچائی
------	------	------	--------	-----	-------

● اسم خاص اور اسم عام کو الگ الگ کیجیے:

گھوڑا	بادشاہ	باہادر	رگھوپت	بیٹا	راجپوتانہ	اکبر
-------	--------	--------	--------	------	-----------	------

● عملی کام:

اس سبق سے کیا نصیحت ملتی ہے اپنے الفاظ میں لکھیے۔ ☆

اکبر کی شخصیت پر پانچ جملے لکھیے۔ ☆